سوال

(50)وصیت کے مطابق عمل واجب ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی نے یہ وصیت کی کہ اس کے ایک گھر کی آمدنی کا ایک بڑا حصہ اس کی طرف سے ہر سال قربانی اورحج کےلئے خرچ کیا جائے ،اگر ہر سال یہ ممکن نہ ہو تو ایک سال چھوڑ کر ایسا کیا جائے اوراگر یہ مال قربانی وحج کے اخراجات سے زائد ہو تو پھر دیگر نیکی کے کاموں میں خرچ کردیا جائے ،کیا وصیت کے مطابق حج کرنا ضروری ہے ،اس طرح حج کرنے والے لوگ تو بہت ہیں لیکن دل مطمئن نہیں ہوتا کہ وہ محض مادی فائدہ کےلئے حج کرتے ہیں تو اس صورت میں کیا یہ افضل نہیں ہے کہ حج کے بجائے اس مال کو دیگر نیکی کے کاموں میں مثلاً مسجدوں کے بنانے وغیرہ میں خرچ کردیا جائے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واجب یہ ہے کہ وصیت کرنے والے کی وصیت پر عمل کیا جائے کیونکہ حج بھی تقرب الٰہی کے حصول کے ذرائع میں سے ایک ذریعہ ہے ،وکیل کو چاہیے کہ وہ کسی ایسے شخص کو حج پر بھیجے جس کے ظاہری حالات سے خیر وصلاح اورحج کی رغبت معلوم ہوتی ہو اور بظاہر وہ حصول مال ہی کیلئے حج نہ کرنا چاہتا ہو ،باقی دلوں کے بھید اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی خوب جانتے ہیں اور وہی ان کے مطابق بدلہ بھی دیں گے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص52